۱۴ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:164)

اپنے اوپر اصلاح کا دروازہ بند کرنا کیسا؟

- کیا کبوتر پالنا جائز ہے؟ 05
- بالغ اور نابالغ کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ 10
- بیوی کا اپنے شوہر کا مذاق اُڑانا کیسا؟ 11
- نومولود بچے کو نہلانا کیسا؟ 13

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اپنے اوپر اِصلاح کا دَروازہ بند کرنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۵ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مَرضی ہے وہ کم پڑھے یا زیادہ۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے اوپر اِصلاح کا دَروازہ بند کرنا کیسا؟

سوال: اگر کوئی شخص قرآنِ پاک دُرُست نہ پڑھتا ہو اور جب اسے بتایا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہو اور کہتا ہو کہ میں تو دُرُست پڑھ رہا ہوں تو ایسے شخص کو کس طرح سے سمجھایا جائے؟

جواب: جس شخص نے اپنی ذات پر اِصلاح کا دَروازہ بند کر لیا ہو اسے مارا پیٹا نہیں جائے گا، ایسے شخص کے لیے دُعا ہی کی جاسکتی ہے۔ کسی کو بھی اپنے اوپر اِصلاح کا دَروازہ بند نہیں کرنا چاہیے ورنہ اِصلاح کون کرے گا؟ کیا پتا کبھی ہم واقعتاً غَلَطی پر ہوں اور ہمیں اِصلاح کی حاجت ہو اور ہم ہلاکت میں پڑ جائیں۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بندے کا نفس اِصلاح کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی کسی کی غَلَط اِصلاح کر دے تو جس کی اِصلاح کی جاتی ہے وہ پھر بَرداشت نہیں کرتا اور اِصلاح کرنے والے کو کَھری کَھری سُناتا ہے اور اپنے اوپر گناہوں کے دَروازے کھولتا ہی جاتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر کسی نے غَلَط اِصلاح بھی کر دی ہے تو اسے پیار و محبت سے سمجھایا جائے کہ آپ نے جو

1 ...... یہ رِسالہ ۱۴ رَمَضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 7 مئی 2020 کو بعد نمازِ تَراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ و السنّۃ فیھا، باب الصلاۃ علی النبی، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۸۔

اِصلاح کی ہے وہ دُرُست نہیں بلکہ دُرُست یوں ہے اور کتاب میں بھی اِسی طرح لکھا ہے۔ ”اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ یعنی اِنسان خطا اور نسیان کا مُرکّب ہے۔“ آئندہ بھی میری اِصلاح کرتے رہیے گا۔ بہر حال موقع کی مناسبت سے اِصلاح کرنی چاہیے، اِصلاح کا جَذبہ ہونا بہت اچھی بات ہے، اِصلاح کرنے والے سے ناراض بھی نہیں ہونا چاہیے۔ سب لوگ ایسے نہیں ہوتے لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی اِصلاح پسند نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں کہ ہم تجربہ کار ہیں اور مولانا ابھی کتابیں پڑھ کے ہمیں سمجھانے نکلا ہے۔ اگر کوئی بچہ بھی حکمت کی بات بتاتا ہے تو اسے بھی سننا چاہیے۔

امامِ اعظم کا خوفِ خدا

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو کسی بچے نے کہا: ”اِتَّقِ الله یعنی اللہ پاک سے ڈرو۔“ تو امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خوفِ خدا کی وجہ سے بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1] اِسی طرح ایک مَرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کسی بچے سے فرمایا: بیٹا سنبھل کر چلنا کہیں پھسل مَت جانا۔ اس بچے نے عرض کی: حضور! اگر میں پھسلا تو میں ہی گِروں گا لیکن اگر آپ پھسل گئے تو پوری قوم گِر جائے گی۔[2] یہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اَخلاقِ کریمہ تھے۔ اگر ہمارے یہاں کوئی بچہ ایسا جملہ کہہ دے تو اسے زبان دراز کہہ دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اِصلاح قبول کرنے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔ اٰمِیْن

بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا غیر عالم دِینی کتاب لکھ سکتا ہے؟

سوال: غیرِ عالم کا اِسلامی کتاب لکھنا کیسا ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: غیرِ عالم کو اِسلامی موضوع پر کتاب نہیں لکھنی چاہیے۔ ہاں اگر کوئی مستند عالِمِ دِین کسی غیرِ عالِم میں کتاب لکھنے

---

1 ...... حضرت سَیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہم ایک روز امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا ”اے شخص کیا آپ قیامت کے روز لئے جانے والے اِنتقام سے نہیں ڈرتے؟“ یہ سنتے ہی امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پر لرزہ طاری ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو میں نے عرض کی: ”ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے؟“ فرمایا: کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔ (مناقب امام اعظم للکردری، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضائل له شتی، ۲/۱۲۸)

2 ...... دُرِّ مختار، المقدمۃ، ۱/۱۵۸۔

کی صَلاحیت پائے اور وہ اِجازت دے تو یہ الگ بات ہے۔ اگر کسی غیرِ عالم نے کتاب لکھ لی ہے تو کیا پتا انجانے میں کہیں کوئی کُفریات نہ لکھ بیٹھا ہو لہٰذا ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنی کتاب کا ایک ایک حرف کسی صحیح عالمِ دِین کو چیک کروا کر ہی آگے کے مَراحل میں بھیجے، وگرنہ اُسے ٹھنڈا کر دے۔ اِسی طرح لوگ منظوم کلام بھی لکھتے ہیں تو اس میں بھی کئی کُفریات لکھ دیتے ہیں۔ شاعری پورا ایک الگ فَن ہے، اِس میں تَرتیب کو بھی مدِّ نظر رکھنا ہوتا ہے پھر ردِیف، قافیہ اور اَوزان کا خیال بھی رکھنا ہوتا ہے، اَشعار کی تَرتیب کرتے کرتے بندہ کہیں اور ہی نکل جاتا ہے۔ اگر کسی نے کلام لکھ بھی لیا ہو تو کسی مستند سنی عالمِ دِین جو شاعری کے فَن سے واقف ہو انہیں چیک کروایا جائے پھر پڑھا جائے۔ یوں کہنے سے بھی جان نہیں چھوٹے گی کہ میں نے فلاں محفل میں یہ کلام پڑھا تھا تو فلاں عالم صاحب میرے اِس کلام پر جھوم رہے تھے تو یوں عالم صاحب سے اِس کلام کی تَصدیق ہو گئی۔ کیا پتا انہوں نے کلام کو توجہ سے نہ سنا ہو، تحریری صورت میں انہیں کلام دے کر چیک کروایا جائے تو یہ زیادہ مفید ہے۔ شاعری میں بڑے بڑے شعرا نے ٹھوکر کھائی ہے۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ عُلَمائے کِرام کے لکھے ہوئے کلام ہی پڑھے جائیں مثلاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نعتیہ دِیوان ”حدائقِ بخشش“ پڑھا جائے۔

کیا تعلیم کا تعلق صرف مدارس اور یونیورسٹی کے ساتھ خاص ہے؟

سوال: کورونا وائرس کی وجہ سے اسکول، مدارس، جامعات اور کالج بند ہیں تو بچوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری کیسے رکھا جائے؟

جواب: اگر تعلیمی اِداروں کے بند رہنے کا سلسلہ اِسی طرح جاری رہا تو طلبا و طالبات نے جو کچھ پڑھا ہے وہ بھول جائیں گے، کھیل کود اور سوشل میڈیا میں پڑے ہوں گے اور جب تعلیمی اِدارے کھلیں گے تو طلبا و طالبات پر بوجھ پڑ جائے گا، اَساتذۂ کِرام بھی پڑھانا بھول چکے ہوں گے۔ عِلم کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ عِلم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔[1] عِلم کو کتابوں میں رکھ دیا اور اسے پڑھا نہیں تو بندہ عِلم بھول جاتا ہے۔ اِسی طرح حافظِ قرآن اگر قرآن پڑھتا رہے گا تو اسے یاد رہے گا، وگرنہ بھول جائے گا۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو بار بار کہیں کہ بیٹا دِن میں قرآنِ پاک کے 10 پارے روز

---

[1] حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲۱، رقم: ۲۴۳۔

www.dawateislami.net

پڑھا کرو، وگرنہ قرآنِ پاک بھول جاؤ گے۔ رَمَضانُ المبارک میں کسی نے مجھے ایک طالبہ کے بارے میں بتایا تھا کہ اس نے دو دِن میں قرآنِ پاک مکمل کیا تھا اور ایک طالبِ علم کا بھی بتایا تھا کہ وہ مسلسل روز کے 15 پارے پڑھتے ہیں۔ میں ان کا نام اس لیے نہیں لے رہا کہ کہیں وہ اپنی تعریف سُن کر پھول نہ جائیں، اللہ پاک کرے کہ یہ مستقل پڑھتے رہیں۔ 15 پارے نہ سہی ایک منزل ہی پڑھتے رہیں، یوں بھی قرآنِ پاک پکا ہو جائے گا اور ثواب بھی ملے گا کہ یہ ثواب کا ہی کام ہے۔ اللہ پاک انہیں اسی طرح پڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذِکْرُ اللہ کرنے کی عادت بنانے کا طریقہ

سوال: ذِکْرُ اللہ کرنے کے بہت فَضائل ہیں اور کوشش بھی یہی ہوتی ہے کہ فارغ وقت ذِکْرُ اللہ میں ہی گزاریں، وقتاً فوقتاً ذِکْرُ اللہ کرنے کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، اِس کے باوجود اِستقامت نہیں مل پاتی، بندہ صرف چند دِن ہی ذِکْرُ اللہ کر پاتا ہے، اِس کی عموماً کیا وجہ ہوتی ہے؟

جواب: بندے کو چاہیے کہ وہ ذِکْرُ اللہ کرنے میں سنجیدہ ہو جائے کہ بندہ جس کام کو سنجیدگی سے کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ اسے کر گزرتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص اِفطار کے وقت کوئی ڈش کھانے کا خواہش مند ہے اور وہ اس چیز کو سنجیدہ لے رہا ہے تو وہ اسے پا کر ہی رہتا ہے، یوں ہی اگر کوئی اپنے اُوپر یہ لازم کر لیتا ہے کہ آج مجھے اِتنی مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا ہے تو وہ ضَرور پڑھ لے گا۔ دِینی کام ہو یا دُنیوی، اگر بندہ اس کام کو سنجیدہ ہو کر کرے گا تو وہ ضَرور اس کام کو مکمل کر لے گا۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص فضول بیٹھا ہوا لگ رہا ہوتا ہے لیکن وہ فکرِ آخرت میں خاموش بیٹھا ہوا ہوتا ہے اور اپنی زبان سے اللہ اللہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھ رہا ہو تو یہ الگ بات ہے۔ رَمَضانُ المبارک کے مہینے میں اللہ پاک سے جنَّت کی طلب کرنا، جہنّم سے پناہ مانگنا، کلمۂ طیبہ اور اِستغفار کرتے رہنا یہ چار کام ضَروری ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں یہ اَعمال بَجالانے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اچھے کام پر بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا کیسا؟

سوال: جب بچہ کوئی اچھا کام کرتا ہے تو عموماً والدین اس کی تعریف کرتے ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا اچھے کام پر بچے

کی تعریف کرنا دُرُست ہے؟[1]

جواب: بچے کی نیک کام میں تعریف نہ کرنا بہتر ہے، جب اسے تعریف کی لذّت نہیں ملے گی تو اس کی آفات سے بھی محفوظ رہے گا، وگرنہ ہر بار اس کی یہ خواہش ہو گی کہ میری فلاں کام پر تعریف کی جائے۔ رَمَضانُ المبارک میں بچہ روزہ رکھ رہا ہو یا دِن میں دو تین پارے پڑھ رہا ہو تو والدین اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کی پسندیدہ ڈش پکا دیتے ہیں، اس سے بچے کی واہ واہ ہو جاتی ہے اور والدین اس طرح اپنے بچے کو عبادت کی طرف مائل کرتے ہیں لیکن اب تو ایسے لوگ بھی مُعاشرے میں پائے جاتے ہیں کہ بچے کے والدین کو کہتے ہیں کہ ”فلاں شخص نے مسجد میں اِعتکاف کیا تھا تو اب وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے، تم اپنے بچے کو مسجد میں نماز اور اِعتکاف کے لیے مَت بھیجنا، اسے بھی کچھ ہو جائے گا یا اس کا بھی دماغ خراب ہو جائے گا۔“ کیا اللہ پاک کی عبادت سے بھی کسی کا دماغ خراب ہوتا ہے؟ اگر کسی کا دماغ خراب ہوا بھی ہو گا تو وہ مسجد میں لمبے لمبے وَظائف پڑھتا اور جنّات کو پکڑنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو گا۔ دعوتِ اسلامی کے ماحول میں ہر سال اِعتکاف کروایا جاتا ہے یہاں تو آج تک کوئی ایسا کیس نہیں ہوا کہ اِعتکاف کرنے کی وجہ سے کسی کا دماغ خراب ہوا ہو۔ دُنیا میں کتنے لوگ ہیں جو واقعتاً نفسیاتی اور پاگل ہیں تو کیا ان سب کا دماغ بھی نماز، روزہ، اِعتکاف اور دیگر عبادات کی وجہ سے خراب ہوا ہے؟

کیا کبوتر پالنا جائز ہے؟

سوال: کیا کبوتر پالنا جائز ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کبوتر پالنا باعثِ بَرَکت ہے کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: کبوتر پالنا جائز ہے، البتہ اِن کا باعثِ بَرَکت ہونا کہیں پڑھا نہیں۔ جو کبوتر پالے جاتے ہیں یہ جنگلی نہیں ہوتے بلکہ اعلیٰ قِسم کے کبوتر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے ان سے اچھا سلوک کر سکتا ہے مثلاً ان کا خیال رکھتے ہوئے وقت پر انہیں دانہ پانی دیتا ہے تو پالنا دُرُست ہے۔ بعض لوگ کبوتر بازی میں جوا لگاتے، انہیں اُڑاتے اور انہیں اُترنے نہیں دیتے بلکہ انہیں تھکا دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اِس میں انہیں تکلیف دینا اور ان پر ظلم کرنا ہے اور یہ

[1] ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

گناہ ہے۔ کبوتر اُڑانے کے چکّر میں گھروں کی چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں اور آس پاس کے دِیگر گھروں میں بد نگاہی ہوتی ہے یہ بھی جائز نہیں۔(1)

جس دُنیوی مال سے آخرت تباہ ہو وہ خراب ہے

سوال: کیا دُنیوی نقصان ہو جانے پر بھی افسوس کیا جاسکتا ہے؟

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: پرایا کبوتر پکڑنا حرام ہے اور اس کا فاعل فاسق وغاصب وظالم ہے بلکہ خالی کبوتر اُڑانے والا کہ اوروں کے کبوتر نہیں پکڑتا مگر اپنے کبوتر اُڑانے کو ایسی بلند چھتوں پر چڑھتا ہے جس سے مسلمانوں کی بے پردگی ہوتی ہے یا ان کے اُڑانے کو کنکریاں پھینکتا ہے جن سے لوگوں کو مالی یا جسمانی ضَرر پہنچتا ہے اس کے لئے بھی شرعِ مُطَہَّر میں حکم ہے کہ اسے نہایت سختی سے منع کیا جائے تعزیر (سزا) دی جائے، اس پر بھی نہ مانے تو اِحتسابِ شرعی کا عہدہ دار اس کے کبوتر ذَبح کرکے اس کے سامنے پھینک دے۔ دُرِّ مُختار میں ہے: کبوتر رکھنا اگرچہ اپنے برجوں میں ہوں مکروہ ہے جبکہ کبوتر باز کے لوگوں کے گھروں میں نظر کرنے یا دوسروں کے کبوتر اپنے کبوتروں میں ملانے کے سبب سے لوگوں کو ضَرر پہنچے اور اگر چھت پر چڑھ کر کبوتر اُڑاتا ہے جس سے مسلمانوں کی بے پردگی ہوتی ہے یا کنکریاں پھینکتا ہے جس سے لوگوں کے برتن اور شیشے ٹوٹ جاتے ہیں تو اسے تعزیر کی جائے۔ اگر باز نہ آئے تو حاکم مُحتَسِب اُس کے کبوتروں کو ذَبح کردے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۶۱) اَقول: (میں کہتا ہوں:) بلکہ ان کا خالی اُڑانا کہ نہ کسی کی بے پردگی ہو نہ کنکریوں سے نقصان، خود کب ظلم شدید سے خالی ہے۔ جبکہ رواجِ زمانہ کے طور پر ہو کہ کبوتروں کو اُڑاتے ہیں اور اُن کا دَم بڑھانے کے لئے (جس میں اَصلا دِینی یا دُنیوی نفع نہیں فی صدی کا خیال کہ اگلے زمانہ میں تھا اب خواب وخیال وافسانہ ہوگیا ہے نہ ہرگز یہ ان جہال کا مقصود، نہ کبھی ان سے یہ کام کوئی لیتا ہے) محض بے فائدہ اپنے بیہودہ بے معنی شوق کے واسطے انہیں اُترنے نہیں دیتے وہ تھک تھک کے نیچے گرتے یہ مار مار کر پھر اُڑا دیتے ہیں۔ صبح کا دانہ دیر تک کی محنتِ شاقہ پرواز سے ہضم ہوگیا بھوک سے بیتاب ہیں اور یہ غل مچا کر بانس دِکھا کر آنے نہیں دیتے خالی معدے شہپر (یعنی دیر تک پرواز سے بازو) تھکے اور کسی طرح نیچے اُترنے، دَم لینے دانہ پانی سے اَوسان ٹھکانے کرنے کا حکم نہیں۔ یہاں تک کہ گھنٹوں اور گھنٹوں سے پہروں اُنہیں اِسی عذابِ شدید میں رکھتے ہیں، یہ خود کیا کم ظلم ہے اور ظلم بھی بے زبان بے گناہ جانور پر کہ آدمیوں کی ضَرر رسانی (یعنی لوگوں کو ضَرر پہنچانے) سے کہیں سخت تر ہے۔ بے دَرد کو پرائی (غیر کی) مصیبت نہیں معلوم ہوتی اپنے اوپر قیاس کرکے دیکھیں۔ اگر کسی ظالم کے پالے پڑیں کہ وہ میدان میں ایک دائرہ کھینچ کر گھنٹوں ان سے کاوا (چکر) کاٹنے کو کہے یہ جب تھکیں پست ہو کر رُکیں، کوڑے سے خبر لے، ان کا دَم چڑھ جائے، جان تھک جائے، بھوک پیاس بیحد ستائے، مگر وہ کوڑا لئے تیار ہے کہ رُکنے نہیں دیتا، اس وقت ان کو خبر ہو کہ ہم بے زبان جانور پر کیسا ظلم کرتے تھے۔ دُنیا گزشتنی ہے، یہاں اَحکامِ شرع جاری نہ ہونے سے خوش نہ ہوں ایک دن انصاف کا آنے والا ہے جس میں شاخدار (یعنی سینگ والی) بکری سے منڈی (بے سینگ) بکری کا حساب لیا جائے گا حالانکہ جانور غیر مکلف ہے تو تم مکلفین کہ تمہارے ہی لئے ثواب وعذاب جنت وجہنم تیار ہوئے ہیں۔ کس گھمنڈ میں ہو وہاں اگر نارِ سقر میں کاوا کاٹنا پڑا کہ وہاں "﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ﴾(پ۳۰، النبا:۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: جیسے کو تیسا بدلہ" ہے، تو اُس وقت کے لئے طاقت مہیا کر رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: مسلمان پر ظلم کرنے سے ذِمّی کافر پر جو پناہِ سلطنتِ اسلام میں رہتا ہو ظلم کرنا سخت تر ہے اور ذِمّی کافر پر ظلم کرنے سے بھی جانور پر ظلم کرنا سخت تر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۰۹-۳۱۵ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

جواب: بندے کی جیب کٹ جائے یا کہیں پیسے گر جائیں تو ظاہر ہے دُنیوی مال کا بندے کو اَفسوس تو ہوتا ہی ہے۔ جس دُنیوی مال کی وجہ سے آخرت تباہ ہوتی ہو وہ خراب چیز ہے۔ اگر کسی کے پاس اَربوں کھربوں روپے حلال کے ہیں تو وہ گناہ گار نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی کے پاس ایک پیسا بھی حرام کا ہے تو وہ گناہ گار ہو گا اور آخرت میں اس کی پکڑ ہو گی۔ دُنیا کی محبت دِل سے باہر رہے تو زیادہ اچھا ہے، اگر دُنیا کی محبت دِل میں آجائے تو بندہ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

شادی سے آدھا اِیمان محفوظ ہو جاتا ہے

سوال: کیا شادی کرنے سے آدھا اِیمان محفوظ ہو جاتا ہے؟[(1)]

جواب: جی ہاں! شادی کرنے سے آدھا اِیمان محفوظ ہو جاتا ہے۔[(2)] اولاد کی بھی اِنسان کو تمنّا کرنی چاہیے، اگر کوئی اَولاد کے حصول کی خاطر شادی کرے گا تو اسے ثواب بھی ملے گا کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت کے دِن اپنی اُمّت کی کثرت پر فخر کریں گے۔[(3)] اپنی اَولاد کو جہنم کی آگ سے بچانا بھی ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾[(4)] ترجمۂ کنز الایمان: اے اِیمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

جہیز کے لیے رکھے ہوئے سامان پر زکوٰۃ کا حکم

سوال: بیٹی کے جہیز کے لیے سونا اور چاندی کے علاوہ جو سامان رکھا ہوا ہوتا ہے کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے؟

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... حدیث پاک میں ہے: جس نے نکاح کر لیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کر لیا اب باقی آدھے میں اللہ پاک سے ڈرے۔ (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، فصل فی الترغیب فی النکاح، ۴/۳۸۲، حدیث: ۵۴۸۶) اِس حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: فسادِ دِین کی بڑی وجہیں دو ہیں: شرمگاہ اور پیٹ کے متعلق بے اِحتیاطیاں جسے خدا نکاح کی توفیق دے دے تو اس کی شرمگاہ کی حفاظت ہو گئی، اب چاہیے کہ اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچائے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ اور پیٹ ہی شیطان کا ہیڈ کوارٹر ہے جب یہاں سے اسے نکال دیا تو اِنْ شَآءَ اللہ دوسرے اَعضاء سے بھی نکل جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۱۱)

3 ...... ابو داؤد، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء، ۲/۳۱۹، حدیث: ۲۰۵۰۔

4 ...... پ۲۸، التحریم: ۶۔

جواب: زکوٰۃ مالِ تجارت پر ہوتی ہے۔[1] جو سامان گھر میں رکھا ہوا ہے لیکن تجارت کا نہیں ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہو گی۔ البتہ جس کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زیادہ سامان ہے اور وہ نصاب کے برابر ہے تو ایسا شخص زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔[2]

ماں اپنی بیٹی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی

سوال: کیا ماں اپنی بیٹی کو زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں! ماں اپنی بیٹی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔[3]

صَدقہ دینا کسی دِن کے ساتھ خاص نہیں

سوال: کیا صرف اتوار اور منگل کے دِن ہی صَدقہ دینا جائز ہے؟

جواب: صَدقہ دینے کے لیے کوئی دِن خاص نہیں ہے اتوار ہو یا منگل تمام دِنوں میں صَدقہ دینا جائز ہے۔

صَدقے کا گوشت پھینکنا بھی گناہ ہے

سوال: کیا صَدقے کا گوشت پھینک سکتے ہیں؟

جواب: صَدقے کا گوشت ہو یا قربانی کا اسے پھینکنا یہ مال ضائع کرنا ہے اور یہ گناہ ہے۔ ہاں اگر گوشت خراب ہو گیا ہے یا سڑ گیا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے، اسے پھینکنا ہی ہو گا۔ بعض بابا لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ جب بکرا صَدقہ کرو تو اس کی سری فلاں قبرستان میں دَفنا دینا اس سے تمہاری فلاں مشکل دور ہو جائے گی، بکرے کی سری دفن کرنا یہ بھی غَلَط ہے، اِس میں بھی مال ضائع کرنا پایا جا رہا ہے یہ بھی حرام ہے۔ بابا لوگوں کو بھی اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے ایسے اُلٹے مشورے دینے سے بچنا چاہیے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۸۲، حصہ:۵۔

2 ...... جو شخص مالکِ نصاب ہو (جبکہ وہ چیز حاجتِ اَصلیہ سے فارغ ہو یعنی مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہلِ علم کے لیے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں کہ یہ سب حاجتِ اصلیہ سے ہیں اور وہ چیز ان کے علاوہ ہو، اگرچہ اس پر سال نہ گزرا ہو اگرچہ وہ مال نامی نہ ہو) ایسے کو زکاۃ دینا جائز نہیں اور نصاب سے مراد یہاں یہ ہے کہ اُس کی قیمت دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۲۸، حصہ:۵)

3 ...... اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیر ہم جن کی اَولاد میں یہ ہے اور اپنی اَولاد بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیر ہم کو زکاۃ نہیں دے سکتا۔ (رد المحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ۳/ ۳۴۴)

غریب کی مدد کرنا ثواب کا کام ہے

سوال: اگر کوئی کسی کو مفت میں راشن دے تو کیا دینے والا ثواب پائے گا؟

جواب: راشن دینے میں اگر ثواب کی نیّت ہے تو ضَرور ثواب پائے گا، اگر وہ رِشتہ دار ہوں تو صلہ رحمی کرنے کی نیّت کا بھی ثواب ملے گا۔ جب کورونا وائرس کی وجہ سے شروع میں لاک ڈاؤن لگا تھا، اس وقت لوگوں نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے، پھر آہستہ آہستہ کمی آگئی، اب معلوم نہیں کہ کیا حالت ہو رہی ہے۔ اگر سب لوگ اپنا ہاتھ کھینچ لیں تو بے چارہ غریب بھوکا مَر جائے گا، ہر ایک فرد کو غریب آدمی کی مدد کرنی چاہیے۔

کیا صرف جسم اور کپڑے ہی ناپاک ہوتے ہیں؟

سوال: کیا بدن اور کپڑوں کے علاوہ بھی چیزیں ناپاک ہوتی ہیں؟

جواب: بدن اور کپڑوں کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں جو ناپاک ہو جاتی ہیں مثلاً گھڑی، موبائل، فرش اور دیوار یہ سب چیزیں ناپاک ہو سکتی ہیں۔ فرش اور دیوار دھوپ اور ہوا سے پاک ہو جاتے ہیں لیکن اب ان سے تیمم جائز نہیں ہو گا۔[1] اگر فرش کو پانی سے دھو کر پاک کیا ہے تو اس سے تیمم جائز ہو گا۔

اذان دینے کا طریقہ

سوال: اذان دینے کا دُرُست طریقہ کیا ہے؟[2]

جواب: اذان دینے کا دُرُست طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی اُنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر انہیں اندر کی طرف تھوڑا دبانا ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو Normal رکھنا ہے، کچھ لوگ کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر انہیں ہلاتے رہتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے۔ جب اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر پہنچیں تو پہلے اپنا چہرہ سیدھی جانب پھیریں پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہیں جب یہ مکمل کر چکیں تو اپنا چہرہ قبلہ رُخ کرنا ہے، پھر جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچیں تو پہلے اپنا چہرہ اُلٹی جانب

---

1 ...... ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، فصل فی النجاسۃ و احکامھا، الفصل الاول، ۱/۴۴)

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

پھیریں پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہیں۔حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں سے ہر ایک پر دو مَرتبہ ایسا ہی کرنا ہے، اذان کے آخر میں جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مکمل کرچکیں تو اپنے ہاتھوں کی دونوں اُنگلیاں کانوں کے سوراخ سے باہر نکالنی ہیں۔ ہمارے مسلمان اذان دینے کے مُعاملے میں ٹھنڈے پڑے ہیں، اذان دینے کی کثرت کیا کریں تاکہ ہمارے ملک سے کورونا وائرس بھاگ جائے۔ آخر کب تک یہ کورونا وائرس مسلمانوں کو ڈراتا رہے گا، اذان کی آواز سُن کر تو شیطان بھی بھاگ جاتا ہے۔[1] اللہ پاک ہم سب کو تمام آفات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بالغ اور نابالغ کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

سوال: کیا بالغ اور نابالغ کی نمازِ جنازہ اکٹھے ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! بالغ اور نابالغ کی نمازِ جنازہ اکٹھے ادا کی جاسکتی ہے۔ (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) نمازِ جنازہ میں پہلے بالغ کی دُعا پڑھی جائے گی اور پھر نابالغ کی دُعا پڑھی جائے گی۔[2]

عورت پر پَردہ کرنا فرض ہے

سوال: اگر کسی عورت کو گھر والے پَردہ کرنے کی اِجازت نہ دیں تو ایسی صورت میں اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: شرعی پَردہ کرنا فرض ہے۔[3] سُسرال والے یا گھر میں والدین شرعی پَردہ کرنے سے روکتے ہوں تو ایسی صورت میں لڑائی نہ کرے صرف اپنے گھر والوں کے سامنے روئے اور پَردہ کرنے کی ضِد کرے اور اپنے اوپر ایسا غم والا ماحول بنالے کہ گھر والے رحم کھا کر پَردہ کرنے کی اِجازت دے دیں۔ ایسا نہ ہو کہ زبان بھی قینچی کی طرح تیز چل رہی ہو، سخت اَلفاظ نکل رہے ہوں اور ساتھ ہی آنسو بھی جاری ہوں کہ اِس طرح زیادہ آزمائش ہو سکتی ہے۔ مُعاشرے میں بدقسمتی سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں آج تک کسی نے پَردہ نہیں کیا اور نہ ہی آج تک کسی نے داڑھی رکھی ہے۔ یہ عجیب خاندان ہے جو نہ پَردہ کرتے ہیں اور نہ ہی داڑھی رکھتے ہیں۔

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے بھاگتا ہوا رَوحا پہنچ جاتا ہے۔ رَوحا مدینۂ منورہ سے 36 میل دور ہے۔ (مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعه، ص۱۶۳، حدیث: ۸۵۴)

2 ...... فتاویٰ مفتیِ اعظم، ۳/۲۵۹۔ 3 ...... پ۲۲، الاحزاب: ۳۳۔

بیوی کا اپنے شوہر کا مذاق اُڑانا کیسا؟

سوال: اگر کوئی عورت اپنے شوہر کا بات بات پر مذاق اُڑاتی ہو تو ایسی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: بات بات پر شوہر کا مذاق اُڑانا یہ تو ایک مُبالغہ ہے، بہر حال ایسی عورت گناہ گار ہو گی۔ اسے اپنے شوہر سے مُعافی مانگتے ہوئے اس کی اِطاعت کرنی چاہیے۔ اگر مُعاملہ ایسا ہی رہا تو بِالآخر عورت اپنا گھر بَرباد کر بیٹھے گی۔ میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

جس کی داڑھی نہ آتی ہو وہ کیا کرے؟

سوال: روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا کیسا؟ نیز کیا کوئی ایسا طریقہ بھی ہے جس سے داڑھی جلد نکل آئے؟

جواب: گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا، داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مکروہ نہیں، مگر جبکہ زینت کے لیے سُرمہ لگایا یا اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت داڑھی ہے تو یہ دونوں باتیں بغیر روزہ کے بھی مکروہ ہیں اور روزہ میں بدرجہ اَولیٰ۔[1] اگر کسی کی داڑھی ایک مٹھی نہیں ہے اور وہ ایک مٹھی کرنے کی نیّت سے داڑھی پر تیل لگاتا ہے تو یہ مکروہ نہیں ہے۔ رُکنِ شوریٰ (ابوثوبان حاجی محمد اطہر عطاری) کو داڑھی رکھنے کا بہت شوق تھا، لیکن ان کی داڑھی آ نہیں رہی تھی، ان کے یہاں کوئی بزرگ دودھ دینے آیا کرتے تھے، انہوں نے ان سے اپنی داڑھی نہ آنے کی بات کی، تو دودھ والے بابا جی نے ان سے کہا: داڑھی والی جگہ بھیڑ کا دودھ لگانے سے داڑھی جلد نکل آتی ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اب ان کی مَاشَاءَ اللہ بہت گھنی داڑھی ہے۔ ان کے علاوہ ایک اور اسلامی بھائی نے بھی اسی طرح کیا تھا تو ان کی بھی داڑھی آگئی تھی۔ بھیڑ کا دودھ کچا لگانا ہے، رات میں لگا کر سو جائیں اور صبح اُٹھ کر منہ دھولیں اِنْ شَآءَ اللہ داڑھی پوری آجائے گی۔

بھیڑ اور دُنبے میں فرق

سوال: کیا بھیڑ اور دُنبہ ایک ہی جانور کے دو نام ہیں؟[2]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۹۹۷، حصہ:۵۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جواب: دونوں میں فرق ہے دُنبہ وہ ہوتا ہے جس کی دُم چکّی نما ہوتی ہے جبکہ بھیڑ کی دُم چکّی نما نہیں ہوتی۔

حقوق العباد کا معنٰی

سوال: کیا والدین اور رِشتہ داروں کے حقوق بھی حقوق العباد میں آتے ہیں؟ (محمد ارشاد، لودھراں)

جواب: حقوق العباد کا معنٰی یہی ہے بندوں کے حقوق لہٰذا والدین ہوں یا رِشتہ دار تمام کے حقوق اِس میں آئیں گے۔

فی زمانہ مسلمانوں کی پستی کا سبب

سوال: مسلمان سب سے زیادہ مہذّب قوم ہے، اچھی تعلیم رکھتی ہے، اِس کے باوجود مسلمان اتنے پریشان کیوں ہیں؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: پہلے مسلمانوں کی جو تاریخ رہی ہے وہ یہ ہے کہ مہذّب ہونا، باعمل ہونا، ایک دوسرے کے ساتھ اُخوّت والا مُعاملہ کرنا اور پابندی سے وقت پر باجماعت نمازیں ادا کرنا، جبکہ آج کا مسلمان ایسا نہیں رہا بلکہ بے نمازی ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کی بھاری اکثریت نماز ہی نہیں پڑھتی۔ ایسا ہی حال رَمضانُ المبارک کے روزوں کا ہے، مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو سرے سے روزہ رکھتی ہی نہیں، پاکستانی مسلمانوں کا یہ حال ہے تو بیرونِ ملک کے مسلمانوں کا کیا حال ہو گا؟ آج کے دَور میں جو ٹیکنالوجی ہے مثلاً جہاز، موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ وہ پہلے نہیں تھی اس کے باوجود امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آدھی دُنیا پر سلطنت کرتے رہے ہیں۔[1] لیکن آج اسلامی ممالک میں کسی نہ کسی طرح غیر مسلم حکومت کر رہے ہیں۔ اللہ پاک کرے کہ مسلمانوں کی وہی عظیم الشان حکومت اور شان و شوکت پھر سے قائم ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کل مدتِ خلافت کم و بیش 10 سال 6 ماہ اور 8 دِن ہے۔ قمری مہینوں کے ایام مختلف نہ ہونے کے سبب یہ کل مدتِ خلافت کم و بیش تین ہزار سات سو پچاس (3750) دِن بنتی ہے۔ آپ کے عہدِ خلافت میں سلطنتِ اِسلامیہ میں تیرہ لاکھ نو ہزار پانچ سو ایک (1309501) مربع میل کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ تمام علاقوں کو شامل کر کے ہے۔ یوں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وفات تک سلطنتِ اسلامیہ کا کل رقبہ پچیس لاکھ گیارہ ہزار چھ سو پینسٹھ (2511665) مربع میل یا کم از کم بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس (2251030) مربع میل تو ضرور تھا۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/ ۶۸۶ ملتقطاً)

نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے

سوال: کیا یہ بات دُرُست ہے کہ جہاں اللہ پاک کے نیک بندوں کا ذِکر ہوتا ہے وہاں اللہ پاک کی رَحمت نازل ہوتی ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے منقول ہے: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک بندوں کے ذِکر کے وقت اللہ پاک کی رَحمت نازِل ہوتی ہے۔[2] جب نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے تو جہاں پر پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہو جن کے صدقے میں نیک بنا جاتا ہے وہاں پر رَحمتِ اِلٰہی کیوں نازل نہ ہو گی۔

نومولود بچے کو نہلانا کیسا؟

سوال: کیا نومولود بچے کو جمعہ کے دِن نہلایا جا سکتا ہے؟

جواب: نومولود بچے کو نہلانا چاہیے، نیز بچے کے کان میں اذان کہی جائے یہ مُسْتَحَب ہے۔[3]

جنَّت کی نعمتیں

سوال: جنَّت میں کون کون سی چیزیں ہیں؟ (محمد رمضان)

جواب: جنَّت میں ایسی ایسی نعمتیں موجود ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سُنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو جنَّت میں داخلہ نصیب فرمائے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنَّت کی سیر فرمائی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے قصیدۂ معراجیہ میں اس کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

---

1. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)
2. حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰۔
3. ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان مطلب فی المواضع التی یندب لھا الاذان فی غیر الصلاۃ، ۲/۶۲۔ بہارِ شریعت، ۲/۳۵۵، حصہ: ۱۵۔
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اقامت بچے کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر محفوظی رہے گی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۱۸) شیطان بچہ کی کوکھ میں انگلی مارتا ہے اور اس کی تکلیف سے بچہ روتا ہے۔ اسی لیئے سنت ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو غسل دے کر داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی جائے تاکہ شیطان دفع ہو کہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۸۴)

وہ بُرجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سَیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے
طَرب کی نازِش کہ ہاں لچکیے اَدب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوشِ ضِدَّین تھا کہ پودے کشاکشِ اَرّہ کے تلے تھے (حدائقِ بخشش)

یعنی جب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنَّت میں تشریف لے گئے تو آپ کے قدمِ مُبارک کو گویا جنَّت نے چوم لیا اور اس کی قسمت چمک اُٹھی تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی ہے۔ جنَّت میں مزید نکھار آگیا اور جنَّت کے پودوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوشی پر جھومنا چاہا لیکن اَدب کا تقاضا یہ تھا کہ ہل بھی نہ سکتے تھے۔

بچوں کے سامنے پان چھالیا کھانا کیسا؟

سوال: کچھ لوگ اپنے بچوں کے سامنے پان اور چھالیا کھاتے ہیں، کیا ان کا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: بچوں کے سامنے پان اور چھالیا کھانا غَلَط بات ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد آگیا کہ کسی نے بتایا تھا کہ ایک اسلامی بہن چھالیا کھایا کرتی تھی اور اس وجہ سے ان کے منہ میں کینسر ہو گیا، اب گھر والے ان کو لے کر ہسپتال بھاگے، ڈاکٹر صاحب نے بھی کہہ دیا کہ آپریشن ہو گا اور اتنے لاکھ روپے کا خرچہ ہو گا، وہ گھر والے غریب تھے، بیچارے کیا کرتے، اسی کینسر کی بیماری میں اس اسلامی بہن کا اِنتقال ہو گیا۔ اللہ پاک انہیں غریقِ رَحمت فرمائے۔ بعض لوگ خوشبو والی چھالیا کھاتے ہیں اور کچھ لوگ سوتے ہوئے اپنے منہ میں چھالیا رکھتے ہیں یہ بھی بہت خطرناک کام ہے۔ اگر کسی کو کھانی ہی ہیں تو بازار سے کچی سونف اور دَھنیا لے کر مکس کر کے گھر میں توے پر پکائیں، یہ دھنیا الگ ہوتا ہے جسے سالن میں نہیں ڈالا جاتا، ضَرورتاً اس میں نمک بھی چھڑک لیں اور پھر کھائیں، یہ سونف سُپاری بازاری چیز سے اِنْ شَآءَ اللہ زیادہ مزہ دے گی۔ نمک والی سونف سُپاری الگ ہوتی ہے اور مصری والی الگ ہوتی ہے۔ جس کو شُوگر ہو وہ نمک والی بنا لے جس کو شُوگر نہ ہو وہ شکر یا مصری والی بنا کر کھا لے اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ بازاری سونف سُپاری نہیں کھانی چاہیے، اس کے بہت نقصانات ہیں۔ ملاوٹ کا زمانہ ہے، لوگ ہر چیز میں مِلاوٹ کرتے ہیں، سونف سُپاری میں کھوپرا بھی ڈالا جاتا ہے، پاکستان میں ناریل

کی اتنی پیداوار نہیں ہے لہٰذا جو گلا سڑا کھوپرا ملتا ہو گا وہی ڈال دیتے ہوں گے۔ ناریل کی شکل والا ایک اور پھل ہوتا ہے جسے تاڑ کہتے ہیں یہ بہت سخت ہوتا ہے، اگر کسی کے سر پر مارا جائے تو اس کا سر پھٹ جائے گا، اسے بھی پیس کر کھوپرے کی جگہ ڈال دیتے ہوں تو کچھ کہہ نہیں سکتے۔ ایسے لوگ بھی ہیں کہ پیسے کمانے کے چکّر میں مصری کی جگہ شیشہ پیس کر بھی ڈال دیتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کا حال ایسا ہی رہا تو بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر مسلمان ملاوٹ کرے گا تو ترقّی کیسے کرے گا؟ بے نمازی اگر نمازی بن جائیں، ملاوٹ کرنے والے ملاوٹ سے باز آ جائیں اور ایک دوسرے سے ہمدردی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ کامیابی قدم چومے گی۔

کھانے پینے کی چیزوں پر کپڑا رنگنے کا رنگ

”**بہت** عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں عطر اور اگربتی بیچا کرتا تھا، میں ایک ہول سیل کی دکان پر سامان لینے گیا تھا، وہاں ایک شخص آیا اور سستے والا عطر لے کر چلا گیا، بعد میں دکاندار نے مجھے بتایا کہ یہ اپنی دکان میں موجود پان، گٹکا اور چھالیا جیسی چیزوں میں ملا کر لوگوں کو بیچتا ہے۔ اِسی طرح ہمارے ایک اسلامی بھائی تھے ان کا رنگ کا کاروبار تھا، انہوں نے بتایا تھا کہ گلابی فوڈ کلر بہت مہنگا ہوتا ہے، دکاندار اسے خرید نہیں پاتے تو کپڑے رنگنے کا رنگ خرید کر اسے کھانے کی چیزوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ان اسلامی بھائی کا اِنتقال ہو چکا ہے اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔“ یہ جو ٹافی کی طرح کھٹی میٹھی گولیاں آتی ہیں ان پر فوڈ کلر کسی بھی طرح نہیں چڑھتا، ان پر بھی لوگ کپڑے رنگنے کا ہی کلر لگاتے ہیں۔ پھر لوگوں کو وہ چیزیں بیچتے ہیں اور لوگ بھی خرید کر کھاتے ہیں۔ میرے سامنے گلابی رنگ کی کوئی کھانے کی چیز آتی ہے جیسے کسٹرڈ وغیرہ تو میں اسے نہیں کھاتا۔ ملاوٹ کرنے والے لوگوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے، فوڈ کلر مہنگا ہی سہی مگر وہی لینا چاہیے تاکہ لوگوں کو اچھی چیز ہی کھانے کو ملے۔ سب دکاندار ایسے نہیں ہوں گے، کچھ اچھے بھی ہوں گے جو بزنس میں کم کماتے ہوں گے لیکن لوگوں کو دُرست چیزیں فراہم کرتے ہوں گے۔ اب مقابلے کا دور چل رہا ہے، کم قیمت پر چیز بیچنے والے کے مقابلے میں زیادہ قیمت پر بیچنے والا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے؟ یہ جو پانی آتا ہے یہ بھی خالص نہیں ہوتا، پاکستان کا ہی صرف یہ حال نہیں بلکہ دُنیا کے تمام ممالک کا حال ایسا ہی ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا صرف جسم اور کپڑے ہی ناپاک ہوتے ہیں؟	9
اپنے اوپر اِصلاح کا دَروازہ بند کرنا کیسا؟	1	اذان دینے کا طریقہ	9
امامِ اعظم کا خوفِ خدا	2	بالغ اور نابالغ کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ	10
کیا غیر عالم دِینی کتاب لکھ سکتا ہے؟	2	عورت پر پردہ کرنا فرض ہے	10
کیا تعلیم کا تعلق صرف مدارس اور یونیورسٹی کے ساتھ خاص ہے؟	3	بیوی کا اپنے شوہر کا مذاق اُڑانا کیسا؟	11
ذِکْرُ اللہ کرنے کی عادت بنانے کا طریقہ	4	جس کی داڑھی نہ آتی ہو وہ کیا کرے؟	11
اچھے کام پر بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا کیسا؟	4	بھیڑ اور دُنبے میں فرق	11
کیا کبوتر پالنا جائز ہے؟	5	حقوق العباد کا معنیٰ	12
جس دُنیوی مال سے آخرت تباہ ہو وہ خراب ہے	6	فی زمانہ مسلمانوں کی پستی کا سبب	12
شادی سے آدھا ایمان محفوظ ہو جاتا ہے	7	نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے	13
جہیز کے لیے رکھے ہوئے سامان پر زکوٰۃ کا حکم	7	نومولود بچے کو نہلانا کیسا؟	13
ماں اپنی بیٹی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی	8	جنّت کی نعمتیں	13
صَدقہ دینا کسی دِن کے ساتھ خاص نہیں	8	بچوں کے سامنے پان چھالیا کھانا کیسا؟	14
صَدقے کا گوشت پھینکنا بھی گناہ ہے	8	کھانے پینے کی چیزوں پر کپڑا رنگنے کا رنگ	15
غریب کی مدد کرنا ثواب کا کام ہے	9	✿✿✿	✿

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجه	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مناقب امام اعظم للکردری	محمد بن محمد المعروف بابن بزار کردری، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ
درمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی هندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ مفتی اعظم	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فیضانِ فاروقِ اعظم	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غوروفکر“ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی اِنعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

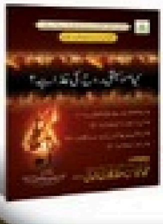
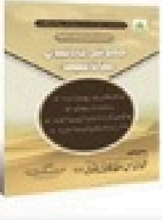

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net